زرِ سالانہ دو روپے	اُردو کی نئی اور پرانی مطبوعات کا خبرنامہ	رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۸۴۷

ماہنامہ نگارشات امروہہ

جلد (۲)	اکتوبر سنہ ۱۹۷۲ء	شمارہ (۱)

آپ کا صفحہ

مراسلہ نگاروں کی تحریروں سے "نگارشات" کا متفق ہونا ضروری نہیں

قصیدۂ عذاب البیان

(۱)

جناب حسن نعیم کے قصیدۂ عذاب البیان در مدح حمیدہ سلطان پر آپ کی مختصر تنقید بظاہر بہت وزنی معلوم ہوتی ہے مگر حقیقت یہ ہے کہ اس کی حیثیت شعرِ مرا بمدرسہ کہ برد جیسی ہے۔ اگر ان اشعار میں ذم کا پہلو نکلتا ہے تو آپ کو اس کا عنوان قصیدۂ عذاب البیان رکھنا چاہیے تھا آپ نے اشعار کی بعض کمزوریوں کی گرفت کی ہے لیکن یہ مطالبہ نہیں کیا کہ قصیدہ عنوان دینے کے بعد شاعر کے لیے قصیدہ کی ہیئت کو برقرار رکھنا بھی ضروری تھا کیا حسن نعیم صاحب یا کوئی دوسرا شاعر قصیدہ کو غزل کہے تو وہ قابل قبول ہو سکتا ہے۔ یہی صورت غزل کا نام قصیدہ رکھنے کی بھی ہے اصناف کی شکست و ریخت کے بغیر بھی کام چلایا جا سکتا تھا صرف "مدح حمیدہ سلطان" عنوان ہوتا تو اعتراض کی گنجائش نہ نکلتی۔

ن - ع - آفریدی - بریلی

(۲)

قصیدہ کی تعریف یہی نہیں کہ صرف مدحیہ ہو یہ ذمیہ بھی ہو سکتا ہے۔ حسن نعیم صاحب اس تعریف سے واقف معلوم ہوتے ہیں اور انہوں نے کئی اشعار میں ذم کا پہلو رکھ کر قصیدہ کی دوسری تعریف سے کام لیا ہے مگر کم از کم صنفِ نازک سے یہ گستاخی اچھی معلوم نہیں ہوتی۔ حمیدہ سلطان صاحبہ ہر لحاظ سے لائق احترام ہستی ہیں۔ آپ نے صحیح فرمایا کہ اُن کے معاملے میں احتیاط سے کام لینا چاہیے تھا۔ اور شعلہ گزیدہ، درد کشیدہ وغیرہ تراکیب سوچ سمجھ کر نظم کرنا چاہیے تھیں۔ ممدوحہ کا ان صفات سے متصف ہونا کون سی خوبی کی بات ہے۔

کرامت حسین کانپور

(۳)

حسن نعیم صاحب واقعی غالب کی سنتوں کے امین معلوم ہوتے ہیں۔ یہ قصیدہ کچھ عرصہ قبل تک حمیدہ سلطان

صاحبہ کی مدح میں تھا۔ حسن نعیم صاحب اکثر و بیشتر حمیدہ سلطان صاحبہ کی خدمات کا اعتراف فرماتے ہوئے نظر آتے تھے اور اس قصیدہ کو احباب کے سامنے پیش کرنے سے پہلے تمہید میں حمیدہ سلطان صاحبہ کی ظاہری و باطنی خوبیوں کے بارے میں رطب اللسان ہوتے تھے۔ ڈائرکٹر ایوان غالب بنائے جانے کے بعد بھی ان کا یہ انداز برقرار تھا حال ہی میں حسن نعیم صاحب کا مجموعہ اشعار حیدرآباد کے ایک نوزائیدہ پبلشر نے شائع کیا تو اس میں قصیدہ کی ممدوحہ قرۃ العین حیدر صاحبہ کو بتایا گیا ہے۔ کن وجوہ سے یہ تبدیلی ہوئی حسن نعیم صاحب بہتر بتا سکتے ہیں۔ مگر انہوں نے یہ زحمت بھی گوارہ نہ کی کہ مطلع سے حمیدہ سلطان صاحبہ کا نام خارج فرما دیتے۔ مطلع اس مجموعہ اشعار میں بھی وہی ہے یعنی ؎

مدحِ دانش ہو جو اوصافِ حمیدہ لکھوں
کوئی ایسا تو ملا جس کا قصیدہ لکھوں

حسن نعیم صاحب سے دریافت کرنا چاہیئے کہ حمیدہ سلطان صاحبہ سے وہ کیوں خفا ہوگئے؟ اس صورت میں قرۃ العین صاحبہ کے لیے بھی یہ قصیدہ کسی اعزاز کا باعث نہیں۔ البتہ اس میں کوئی شک نہیں کہ حسن نعیم صاحب غالب کی روایات کے پاسدار ہیں۔ قصیدہ پر ممدوحہ کا نام بدلنے کی روایت بھی غالب سے ان تک پہنچی۔ مولوی ذکاء اللہ دہلوی نے غالب سے متعلق ایک خط مولانا محمد حسین آزاد کے نام لکھا تھا اس کا اقتباس قارئین کی دلچسپی کی غرض سے بغیر تبصرہ نقل کرتا ہوں یہ رسالہ صحیفہ میں شائع ہو چکا ہے۔

(غالب) طامع ایسا تھا کہ ایک ایک قصیدہ
دس جگہ بھیجتا تھا اس لیے قصائد میں یہ نہیں
لکھا کہ کس کی تعریف میں ہے بلکہ ان پر نمبر
لگائے۔ سیزدہم، دہم، نہم۔

محمد عزیز دہلی

---

(۴)

جناب حسن نعیم کا قصیدہ اور نگارشات کا اداریہ پڑھا ان کے تقرر کی توجیہات کی جاہلیت لاثانی ہے۔ غالب غیر علمی آدمی تھے یوں ایوان غالب کے ڈائرکٹر کو بھی غیر علمی ہونا چاہیئے۔ اس دلیل کا کیا جواب ہو سکتا ہے۔ آپ رشید حسن خاں صاحب اور جناب نثار احمد فاروقی پر حسن نعیم صاحب کو ترجیح دینا چاہتے تھے لیکن الٹی منطقوں کا نتیجہ یہ ہے کہ غالب کے نام پر لاکھوں روپے صرف ہو رہے ہیں اور نتیجہ صفر ہے ۱۹۶۹ء کی تقریبات کے علاوہ جو ذاکر صاحب مرحوم، مسز اندرا گاندھی، فخرالدین علی احمد اور کرنل زیدی کی ذاتی دلچسپی کی وجہ سے منعقد ہوگئیں اور انھیں کی وجہ سے عالی شان عمارت تیار ہوگئی کچھ بھی نہ ہو سکا۔

سینٹینری کمیٹی نے محترم قاضی عبدالودود صاحب کی مرتبہ دو کتابیں دستنبو اور برہان قاطع سے متعلقہ رسائل اور جناب مالک رام صاحب کا مرتب کیا ہوا اردو دیوان شائع کیا ہے۔ محترم قاضی صاحب کی دونوں کتابوں پر کوئی رائے نظر سے نہیں گذری خیال یہی ہے کہ وہ قدر اول کا کام ہے قاضی صاحب کی دستنبو تو اس قدر مقبول ہوئی ہے کہ دہلی میں بھی نہیں ملتی۔ میں نے ایوان غالب کو لکھا مگر جواب نہ ملا۔ مکتبہ جامعہ نے جواب دیا کہ ختم ہو چکی مالک رام صاحب کے تصحیح کیے ہوئے دیوان پر مدت ہوئی رشید حسن خاں صاحب نے تبصرہ کیا تھا اور لاتعداد غلطیاں گنائی تھیں قاضی صاحب کو اس ادارے کی اصلاح کرنی چاہیئے وہ دخیل ہوں گے تو شاید کچھ علمی کام بھی ہو جائے گا۔

محمد شعیب۔ دربھنگہ۔

---

(۵)

آپ کے موقر ماہنامہ "نگارشات" کے فروری ۱۹۷۲ء کے شمارہ میں قصیدہ گوئی اور مدح وستائش

کے رموز و نکات پر مبسوط اور مدلل تبصرہ نے جناب حسن نعیم صاحب کے حسن سخن اور محترمہ حمیدہ صاحبہ کے اردو سے لگاؤ اور بے لوث خدمت گذاری کو بہت عمدگی اور بڑے سلیقہ کے ساتھ اجاگر کیا۔ ہندوستان کی خواتین نے اردو زبان کی جو خدمات انجام دی ہیں ان کی فہرست طویل ہے لیکن ہاجرہ مسرور، اور زہرہ نقوی، ممتاز زینت بیگم مارہروی، خورشید اقبال حیا میرٹھی، بلقیس جمال بریلوی، بلقیس فاطمہ گوالیاری، الشیر النساء بیگم بشیر حیدرآبادی۔ زیب النساء علیگڈھی کے علاوہ عصمت چغتائی سے لے کر واجدہ تبسم تک سب ہی نے اردو کی بے دریغ خدمت کی ہے۔ کسی نے قلم، تخنے تو کسی نے دامے درمے لیکن ایک ہی شخصیت میں نظم و نثر کا ادبی شعور انتظام و اہتمام کا فنی شعار عزم اور حوصلہ کا بے پایاں وجدان یکجا ہونا بے حد دشوار بلکہ ناممکن ہے حمیدہ سلطان صاحبہ میں یہ سب کچھ بھی ہے اور غالب سے قرابت کے علاوہ والہانہ ارادت بھی ہے۔ امراؤ بیگم زوجہ مرزا غالب کی ہمشیرہ بنیادی بیگم زوجہ غلام حسین مسرور کی دو اولادیں زین العابدین خاں عارف اور حیدر حسن خاں تھے۔ عارف وہی تھے جن کا مرثیہ لکھنے میں غالب نے پہلی بار غزل کا رنگ استعمال کیا تھا۔

تم ایسے کہاں کے تھے کھرے داد وستد کے
کرتا ملک الموت تقاضا کوئی دن اور

عارف کے دو لڑکے باقر علی خاں اور حسین علی خاں ہوئے باقر علی خاں کی تین اولادیں محمد سلطان زوجہ شجاع الدین احمد خاں، فاطمہ سلطان زوجہ بشیر الدین احمد خاں اور رقیہ سلطان زوجہ کرنل ذوالنور علی احمد والدین فخر الدین علی احمد اور حمیدہ سلطان صاحبہ ممدوحہ۔ غالب کے لیے حمیدہ سلطان صاحبہ کی وارفتگی کی ادنیٰ مثال خود غالب اکیڈمی کی عمارت ہے جب مختلف فن کاروں نے غالب اکیڈمی کے نقشوں کو کمیٹی کے سامنے پیش کیا اس میں سے ایک نقشہ حمیدہ سلطان صاحبہ کو محض اس لیے پسند آگیا کہ اس کے بیرونی ستون کے نیچے جو جال نقاشی میں بنایا گیا تھا اس جال کے ایک حصہ سے "غالب" کے حروف نمودار ہوتے ہیں اور یہی نقشہ بالآخر کمیٹی کو منظور کرنا پڑا۔

لیکن کسی بھی شخصیت کو نمایاں کرنے والی سب سے اہم خصوصیت مخالفین کے مقابلہ کی صلاحیت ہوا کرتی ہے دہلی میں اردو کی جو خدمت ہو رہی ہے اس میں انتشار کا عنصر غالب ہے۔ مختلف جماعتیں، مختلف ادارے مختلف نکتہ ہائے خیال کے افراد علیحدہ علیحدہ تنظیموں کے ذریعہ اردو زبان کی ترویج اور ارتقا کے لیے کوشاں ہیں ان میں سے بہت سی جماعتیں ابھرتی ڈوبتی رہتی ہیں لیکن حمیدہ سلطان صاحبہ کی معتمدی میں انجمن ترقی اردو شاخ دہلی قائم ودائم ہے انجمن کی اسی دہلی کی شاخ کے لیے آنجہانی پنڈت جواہر لعل نہرو نے پرزور سفارش کرکے اور دل فروز کی قلیل مدت میں ایک کثیر رقم چندہ کے ذریعہ اکٹھا کرکے حکیم اجمل خاں کے آبائی مکان "علی منزل" کو خرید لینا بھی حمیدہ سلطان صاحبہ کی انتظامی کارکردگی کا ادنیٰ نمونہ ہے۔ لیکن ساتھ ہی یہ بے حد ضروری ہے کہ دہلی میں اردو کے لیے کی جانے والی ساری عملی خدمات کو یکجا کیا جائے تاکہ حکومت کی قائم کردہ اردو سفارشی کمیٹی کے سامنے ایک متحدہ محاذ پیش ہو سکے۔

مصطفیٰ شروانی حیدرآباد

NIGARISHAT, AMROHA. (U.P.) 244221 R.N. 22057/71 REGD. NO. L 1846.

مایوس مریضوں کیلئے خوشخبری

اکثر نوجوان اپنی جسمانی تکلیفوں کا اظہار کرتے ہوئے گھبراتے اور شرماتے ہیں۔ جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ مرض بڑھتا رہتا ہے۔ ایسے مریضوں کو چاہیئے کہ فوراً اپنا تفصیلی حال لکھ کر "صحت گھر" امروہہ کو بھیجدیں۔ انہیں بلا معاوضہ مجرب اور آزمودہ نسخہ بھیجدیا جائے گا۔ لفافہ کی پشت پر "نسخہ" لکھیے اور ساتھ میں اپنا پتہ لکھا لفافہ بھیجنا نہ بھولیے۔ پتہ یاد رکھیے صحت گھر امروہہ ۲۴۴۲۲۱

نفسیاتی علاج

اگر آپ کسی گھریلو پریشانی میں مبتلا ہیں، ازدواجی الجھن میں پھنسے ہوئے ہیں، نوکری کی تلاش میں ہیں اور نوکری نہیں ملتی، امتحان میں کامیابی حاصل کرنا چاہتے ہیں، کسی مرض میں گرفتار ہیں، مقروض ہیں، آمدنی میں اضافہ کرنا چاہتے ہیں، اولاد کی سعادت مندی کے لیے تشویش میں ہیں یا کوئی اور دشواری ہے تو اس پتہ پر رجوع فرمائیے۔

ماہر نفسیات، معرفت ماہنامہ "نگارشات" امروہہ یو۔پی ۲۴۴۲۲۱

ماہنامہ "نگارشات" میں ہر ماہ

اردو کتب پر تبصرے بھی شائع ہوتے ہیں تبصرہ کے لیے کتاب کے دو نسخوں کا آنا ضروری ہے۔ اس سلسلہ میں مصنفین اور پبلشرز کی توجہ نہ صرف ہمارے قارئین کی دلچسپی کا باعث بن سکتی ہے بلکہ کاروباری اعتبار سے بھی مفید ثابت ہوگی کیونکہ ماہنامہ نگارشات کئی ہزار کی تعداد میں شائع ہوتا ہے اور کتابیں خریدنے والے حلقوں میں ضرور پہنچتا ہے۔ تبصرہ کے لیے کتب اس پتہ پر روانہ فرمائیے۔ ایڈیٹر ماہنامہ نگارشات

دانشمندان اسٹریٹ امروہہ (یو۔پی) ۲۴۴۲۲۱

مٹی کی الائچی

شادی بیاہ کے موقع پر، دلہن والوں کو، یا دولہا کو، عزیزوں کو، رشتہ داروں کو، اپنوں کو، غیروں کو، دوستوں کو دشمنوں کو،

بیوقوف بنانے کے لیے مٹی کی الائچی پیش کیجئے۔

یہ اصلی خوشبودار الائچی جیسی ہوتی ہے لیکن حقیقت میں مٹی کی بنی ہوتی ہے۔ دیکھنے میں بالکل اصلی لگتی ہے۔ پان کے ساتھ پیش کیجئے۔ مہمان اصلی سمجھ کر کھائینگے اور آپ قہقہے لگائیں گے! قیمت فی درجن چار روپے۔

نیشنل ٹریڈرس دانشمندان اسٹریٹ امروہہ یو۔پی ۲۴۴۲۲۱

مالک و ایڈیٹر، پرنٹر، پبلشر ایم ایچ رضوی
مطبوعہ کوہ نور پریس لال کنواں دہلی
پتہ
نگارشات امروہہ ۲۴۴۲۲۱